مولای صلِّ وسلِّم دائماً ابداً　　　علیٰ حبیبک خیرِ الخلقِ کلّھمِ

درسِ حدیث

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں "مجلسِ ذکر" منعقد ہوتی تھی۔ ذکر سے فارغ ہو کر حضرت رحمہ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مبارک اور رُوح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی الفاظ اس کی تعبیر سے قاصر ہیں۔

محترم الحاج محمود احمد عارف کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہٗ نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ محفوظ کر لیے تھے اور پھر دروس والی تمام کیسٹیں اُنہوں نے مولانا سید محمود میاں صاحب کو عطا کر دیں۔

ہماری دُعا ہے کہ جن کی مہربانی، توجہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے، حق تعالیٰ اُن سب کو بیش از بیش اجر سے نوازے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ قیمتی لؤلؤ لالا "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ حضرت رحمہ اللہ کے مریدین و احباب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔

واضح رہے کہ حضرت کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ اَب بھی جاری ہے۔

ہنوز آں ابرِ رحمت درفشاں است　　　خم و خمخانہ با مہر و نشان است

کیسٹ نمبر ۲۳ سائیڈ اے ۸۳-۷-۲۹

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ سیّدنا ومولانا محمّدٍ وّآلہٖ واصحابہٖ اجمعین

اما بعد! عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْکَ مَثَلٌ مِّنْ عِیْسٰی اَبْغَضَتْہُ الْیَھُوْدُ حَتّٰی بَھَتُوْا اُمَّہٗ وَاَحَبَّتْہُ النَّصَارٰی حَتّٰی اَنْزَلُوْہُ بِالْمَنْزِلَۃِ الَّتِیْ لَیْسَتْ لَہٗ ثُمَّ قَالَ یَھْلِکُ فِیَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُّفْرِطٌ یُّقَرِّظُنِیْ بِمَا لَیْسَ فِیَّ وَمُبْغِضٌ یَّحْمِلُہٗ شَنَاٰنِیْ عَلٰی اَنْ یَّبْھَتَنِیْ[1]

ترجمہ: "حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ایک مرتبہ مجھے مخاطب کر کر، فرمایا تم میں عیسیٰ علیہ السلام سے ایک طرح کی مشابہت ہے، یہودیوں نے اُن سے بغض و عناد رکھا تو اتنا زیادہ رکھا کہ اُن کی ماں (مریم) پر زنا کا، بہتان لگا دیا اور عیسائیوں

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص ۵۶۵

نے اُن سے محبت و وابستگی قائم کی تو اتنی زیادہ اور غلو کے ساتھ قائم کی کہ اُن کو اس مرتبہ و مقام پر پہنچا دیا جو اُن کے لیے ثابت نہیں ہے۔ (یعنی اُن کو اللہ کا بیٹا قرار دے دیا) یہ حدیث بیان کرنے کے بعد حضرت علی رضؓ فرماتے ہیں کہ مجھے یقین ہے کہ اس ارشاد کے مطابق حضرت عیسٰی علیہ السّلام کی طرح میرے بارے میں بھی دو طرح کے لوگ ہو جائیں گے ایک تو وہ ہوگا جو مجھ سے محبّت رکھنے والا ہوگا اور اُس میں حد سے تجاوز کرنے والا ہوگا اور مجھ کو اُن خوبیوں کا حامل قرار دے گا جو مجھ میں نہیں ہوں گی اور دوسرا وہ ہوگا جو مجھ سے بغض و عناد رکھنے والا ہوگا، اور میری دُشمنی سے مغلوب ہو کر مجھ پر طرح طرح کے بہتان باندھے گا۔"

حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ وجہَہٗ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: فِیْكَ مَثَلٌ مِنْ عِیسٰی تمہارے اندر مشابہت ہے حضرت عیسٰی علیہ السّلام سے اَبْغَضَتْہُ الْیَھُوْدُ یہودیوں نے اُن سے نفرت کی حَتّٰی بَھَتُوْا اُمَّہٗ حتّٰی کہ اُن کی والدہ پہ بہتان لگایا، اور یہ کہا کہ بے شادی کے کیسے پیدائش ہوئی؟ وَاَحَبَّتْہُ النَّصَارٰی اور نصاریٰ نے اُن سے محبّت کی اور اُس میں حد سے آگے بڑھ گئے۔ حَتّٰی اَنْزَلُوْہُ بِالْمَنْزِلَۃِ الَّتِیْ لَیْسَتْ لَہٗ، اور اُس درجہ تک اُن کو پہنچا دیا جو درجہ اُن کا نہیں، یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد نقل فرمایا اور مَیں نے (پچھلے درس میں) عرض کیا تھا کہ بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو آگے آنے والی تھیں اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اُن کے بارے میں خبر دی کہ یہ بات ہونے والی ہے ایسے ہوگا ایسے ہوگا، صحابہ کرام کو اُن کے ذاتی حالات کے بارے میں اُمّت کو مجموعی حالات کے بارے میں، یہ جو فتنے آنے والے تھے یعنی خانہ جنگی اس کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ یہ اُتر رہے ہیں۔ میں دیکھ رہا ہوں اَیْقِظُوْا صَوَاحِبَ الْحُجَرِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّیْلَۃَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ کتنے خزانے اُترے اور کتنے فتنے اُترے اور فرمایا کہ انہیں اُٹھاؤ یہ سو رہی ہیں عورتیں، اہلِ بیت ازواجِ مطہرات اور فرمایا رُبَّ کَاسِیَۃٍ فِی الدُّنْیَا عَارِیَۃٌ فِی الْاٰخِرَۃِ بہت ایسی ہیں جنھوں نے آج لباس پہن رکھا ہے قیامت کے دن وہ لباس اُن پہ نہیں ہوگا۔ ننگے ہوں گے، تو اس سے ڈرتے رہے تو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے خاص خاص واقعات کی جو قیامت تک آنے والے ہیں۔ نشاندہی فرمائی ہے اور وہ صحابہ کرام نے ہمیں پہنچائے۔ ہم تک پہنچے ہیں۔ احادیث میں موجود ہیں۔ اُس وقت بھی جو چیزیں تھیں وہ پیش آتی رہیں، ذکر آتا رہا اُن کا پیش آنے سے پہلے بھی ذکر آتا رہا

اُن کا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تمہارے اندر مشابہت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہے اس طرح کہ جو اُن کے ساتھ ہوتا رہا وہ تمہارے ساتھ بھی ہوگا اُن کے ساتھ یہ ہوا کہ کچھ نے نفرت کی تو اُنہیں کہہ دیا کہ یہ ناجائز اولاد ہے معاذ اللہ، اور کسی نے محبت کی تو اُنہیں کہہ دیا کہ یہ خدا کا بیٹا ہے یہ خدا ہے اُن کی والدہ کو کہہ دیا کہ یہ خدا کی بیوی ہے، یہ واقعہ یہ روایت سُنانے کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یَھْلِکُ فِیَّ رَجُلَانِ میرے بارے میں دو قسم کے آدمی برباد ہو جائیں گے ایک مُحِبٌّ مُفْرِطٌ جو محبت میں غلو کرے بڑھ جائے حد سے آگے یُقَرِّظُنِیْ بِمَا لَیْسَ فِیَّ میری طرف وہ باتیں منسوب کرے جو مجھ میں نہیں ہیں اور دوسرا مُبْغِضٌ جو بغض رکھے مجھ سے، یَحْمِلُہٗ شَنَاٰنِیْ اُس کو میرا بغض مجبور کرتا ہے اُبھارتا ہے عَلٰٓی اَنْ یَّبْھَتَنِیْ کہ وہ میرے اُوپر بہتان باندھے الزام تراشی کرے جھوٹی باتیں میرے بارے میں منسوب کرے پھر ہوا بھی اسی طرح، پہلے وہ فرقہ پیدا ہُوا جس نے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ کی تعریف و توصیف کی وہ عبد اللہ بن سبا تھا اُسے ابن سوداء بھی کہتے ہیں یعنی اُس کی ماں جو تھی وہ سیاہ رنگ کی ہو گی تو ابن سوداء کہلاتا تھا وہ رہا مختلف جگہوں پر مصر میں اُس کا کام زیادہ بنا، اور مصر سے پھر اُس نے لوگوں کو بھیجا، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو گھیرنے والوں میں جو مدینہ میں داخل ہو گئے تھے۔ تین طرح کے لوگ تھے ایک مصر کے ایک کوفہ کے ایک بصرہ کے تو جو مصر کے لوگ تھے اُن میں وہ بھی تھا اور مصر کے جو لوگ تھے اُنھوں نے گھیراؤ کیا ہے اُن کے گھر کا "دار" جسے کہا جاتا ہے بڑا گھر تھا، تو اُس کا گھیراؤ اُنھوں نے کیا تھا وہ مصری تھے جنھوں نے اُنہیں شہید کیا وہ مصری تھے۔ مصر سے آئے ہُوئے تھے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام لیتے تھے اور اُن کی محبت کا دم بھرتے تھے اُن میں یہ ابن سبا بھی تھا، لیکن حقیقت کیا تھی؟ حقیقت یہ تھی کہ یہ لوگ صحابہ کرام کو نہیں مانتے تھے، تو بات یہی ہے کہ جو صحابہ کرام کو مانے گا وہ ٹھیک ہے اور جو نہیں مانے گا وہ غلط ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت بہتر فرقوں میں بٹ جائے گی اور اُن میں سے ایک فرقہ نجات پائے گا باقی نہیں تو پوچھا گیا وہ کون سا ہے؟ فرمایا مَآ اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ جس راستہ پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں تو جس راستے پر میں اور میرے صحابہ ہیں وہ ٹھیک ہے باقی غلط، باقی سب کے سب نار کے مستحق ہو جائیں گے، خدا بخش دے تو الگ بات ہے ورنہ گویا بدعتی فرقے پیدا ہو جائیں گے۔ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے اس ارشاد کی روشنی میں دیکھا جائے تو ان لوگوں کا حال خراب تھا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے موافق تھے اور غلو تھا وہ بھی

اس پر عمل نہیں کر رہے تھے کیونکہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دُشمن تھے اور بات حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بھی نہیں مانتے تھے وہ تو نام استعمال کر رہے تھے صرف، ورنہ بات ماننی چاہیے اگر وہ بات مانتے ہوتے تو یہ بات ہی نہ ہوتی کہ اُنھیں شہید کر دیں، وہ تو مدینہ شریف پر جبری طور پر قبضہ کر کے چھا گئے۔ بعد میں دَور آیا یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک مقابلہ ہوا بصرہ میں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت طلحہؓ حضرت زبیرؓ اِن لوگوں نے یہ سوچا کہ ہم حضرت عثمان اللہ عنہ کو شہید کرنے والے جو لوگ ہیں اُن کو مارنے ہیں چل کر اُن سے انتقام لیں تو یہ آپ کو معلوم ہے قاعدہ کہ جو حاکمِ وقت ہو انتقام لینے کا ذریعہ وہی بنتا ہے۔ خود کسی کو حق نہیں ہے کہ انتقام لے لے، دنیا بھر میں ہر ملک میں چھوٹا ہو یا بڑا۔ ہر جگہ یہ قانون ہے کہ بدلہ لینے کے لیے استعمال کرنا پڑتا ہے۔ فقط حکومت کو، باقی کوئی ذریعہ نہیں تو بدلہ لینے کے لیے ذریعے بنتے تو حضرت علیؓ بنتے نہ کہ خود وہ بدلہ لے لیں، یہی بس اُن سے چوک ہوئی ہے جسے کہنا چاہیے نظر اُن کی چوک گئی اور وجہ اُس کی غصہ تھا اُن لوگوں پر جنھوں نے یہ فعل کیا اُس غصہ میں اُن کی سمجھ میں یہی آیا کہ ان کا بدلہ لیں، ہم لے سکتے ہیں لشکر ترتیب دے لیں گے اور لڑیں گے، لشکر ترتیب دیا لڑے اور بصرہ تو پہنچے وہاں بصرہ پر قبضہ کر لیا اُن میں کچھ کو مار دیا کچھ بھاگ گئے ایک سرغنہ تھا وہ بھاگ گیا وہ ہاتھ ہی نہیں آیا اپنے قبیلے میں چلا گیا قبیلے والوں نے کہا کہ ہم نہیں دیں گے اِس کو اب اُن سے لڑیں گے قبیلے والوں سے لڑیں اس کو لینے کے لیے تو پھر اشکال یہ پڑ رہا تھا۔ اس قبیلے کے حمایتی قبیلے اُٹھ کھڑے ہوں گے تو وہ بن جاتے تھے چھ ہزار آدمی اور پھر اِدھر آگے اگر بڑھ جائیں تو بہت زیادہ بن جاتے ہیں اس جگہ جا کر ان لوگوں کا معاملہ بھی اٹک گیا اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی پہنچ گئے وہاں گفتگو ہوئی اُن سے، اُنھوں نے کہا کہ چاہتے تو ہم بھی ہیں کہ ان لوگوں سے بدلہ لیا جائے لیکن یہ تو بہت مُشکل ہے اور ایک بات یہ ہے کہ جو قاتلین عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔ جنھوں نے ارتکابِ قتل کیا وہ تو سارے کے سارے مارے گئے تھے وہیں مارے گئے تھے۔ کیونکہ جب عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے چوٹ لگی ہے سرِ مبارک پر تو پھر اُن کی بیوی آ گئیں اور بچانے گئیں اُس وقت جو بیوی نے نے بُلایا تو پھر وہ لوگ آ گئے مدد کے لیے، ورنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منع کر دیا تھا کہ کوئی آدمی میرے لیے تلوار نہ اُٹھائے نہ لڑے، مارتے ہیں تو مار دیں اور فرمایا جو غلام میرا ہتھیار پھینک دے وہ آزاد ہے تو بہت سختی سے منع فرما دیا کہ بالکل یہ نہ ہو لیکن جب وہ بیہوش ہو گئے بیوی آئیں بیوی کے چوٹ لگی اور

اُنھوں نے آواز دی تو وہ لوگ آگئے اور آئے تو یہ قاتلین تین چار آدمی تھے جو حملہ کر رہے تھے اُن کی ذاتِ مبارک پر یہ لوگ جب شہید کر چکے تو پھر اُن سے جھگڑا ہوا ان سے اُن کی تلوار کے ساتھ لڑائی ہوئی اور اُس نے یہ سارے کے سارے جن جن کے نام آتے ہیں فلا نے فلا نے فلا نے یہ تو سب مارے گئے تھے۔ اُن میں سے تو کوئی بچا نہیں اب مسئلہ یہ ہے کہ یہ بغاوت تھی خلیفہ کے خلاف باغی جو قتل کر دیتے ہیں۔ بغاوت کے دوران کیا اُس کا بدلہ لیا جائے گا یا نہیں ؟ یہ ایک مسئلہ تھا اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ طے کیا کہ باغیوں سے بدلہ نہیں لیا جائے گا۔ بغاوت کے دوران جو قتل کیے ہیں انھوں نے اس کے بعد جب وہ ہتھیار ڈال رہے ہیں تو پھر بدلہ نہیں لیا جائے گا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دَور میں بھی ایسے ہی ہُوا ہے۔ بغاوتیں ہُوئی ہیں زکوٰۃ دینے سے بھی انکار کیا ہے کفر بھی کیا ہے قبائل نے لڑے بھی ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُن سے بدلہ نہیں لیا۔ جانی بدلہ نہیں لیا کہ اتنے آدمی ہمارے مارے گئے اتنے ہم تمہارے ماریں گے یہ نہیں کیا، اور ہڑبونگ جب ہوتی ہے تو پتہ بھی نہیں چلتا کہ کون کسے مار رہا ہے ؟ جزاؤ ایک جگہ ہے وہاں سے ایک وفد آیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا کہ یا تو تیار ہو جاؤ تم لوگ حربِ مُجلیہ پر یا سِلمِ مُخزِیَہ پر حربِ مُجلِیَہ کا مطلب یہ ہے کہ لڑائی جو جلاوطن کر دے ختم تمہارا کام اور سِلمِ مُخزِیَہ وہ صلح جس میں تم رسوا اور ذلیل ہو تو ان لوگوں نے کہا کہ ہم حربِ مُجلیہ تو سمجھ گئے کہ لڑائی ہو گھر سے بے گھر ہو جائیں گے اور یہ کہ صلح ہو اور اُس میں رُسوائی ہو یہ کیا ہے ؟ اُنھوں نے فرمایا ایک تو یہ کہ تم ہمارے جتنے شہید ہوئے۔ اُن سب کی دیت دو گے جتنوں کو مارا ہے اُن سب کی دیت دو دو یہ دو مقتولین کو، اَنْ تَدُوْا قتلٰنا اور یہ کہ ہم اعلان کریں گے تم مانو گے اسے کہ قَتْلٰنَا فِی الْجَنَّۃِ وَقَتْلٰکُمْ فِی النَّارِ ہمارے مقتولین جنّت میں گئے اور تمہارے مقتولین جہنّم میں گئے۔ پھر فرمایا حتی یریَ اللّٰہُ خلیفۃ رسولہ صلّی اللہ علیہ وسلّم حتی کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کے خلیفہ کو تمہارے بارے میں پُوری بات کوئی ذہن میں ڈالے اس وقت تمہاری سزا یہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب کی یہ بات تو ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ جو لوگ جنّت میں چلے گئے اور شہید ہو گئے تو کبھی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے شہیدوں کی دیت مدمقابل آدمیوں سے طلب نہیں فرمائی تو اُنھوں نے فرمایا کہ یہ ٹھیک ہے اور اصل میں بغاوت

بھی دشمنی ہے جیسے دشمن سے لڑنا ویسے ہی باغی سے لڑنا ایک ہی بات ہے وہ بھی گولی چلائے گا وہ بھی تلوار ہی چلاتا تھا اور اب جہاں بھی بغاوت ہوتی ہے وہاں یہی ہوتا ہے کہ یا وہ یا وہ دونوں میں سے ایک، تو بغاوت جو ہے وہ بڑی سخت چیز ہے وہ ایسے ہی ہے جیسے دشمنی تو اُس پر بظاہر احکام بھی وہی لگائے جائیں گے اس لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ کہا تو اُنھوں نے پھر اسے مان لیا کہ یہ بات ٹھیک ہے چلو ہم اُن سے دیت نہیں لیتے اور دوسری یہ سلم تھی صلح تھی مخزیہ جس میں رُسوائی ہو رُسوائی کیا کہ تم ہمیں یہ ہتھیار دے دو تو ہتھیار سارے چھین لیے گئے۔ ہتھیار تم کوئی نہیں رکھ سکتے اُنھوں نے یہ بھی مان لیا۔ دوسرے اُنھوں نے کہا شہروں میں نہیں رہو گے تم جنگلوں میں رہو گے اور جانور چراؤ گے حتیٰ کہ تمہارے بارے میں کوئی بات واضح طور پر میری سمجھ میں آجائے یہ ان کو فرمایا تو جناب آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، اُنھوں نے باغیوں کے بارے میں یہ فیصلے کیے اور اجماع ہوا اس پر سب متفق ہوئے، سب کا اتفاق رائے ہوا، وہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بھی رائے تھی کہ باغیوں سے انتقام نہیں لیا جا سکتا، اور سچ مچ یہ ناممکن ہوتا ہے، نہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لیا نہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جو پہلے خود باغیوں کے قتل کا مطالبہ کر رہے تھے جب وہ حکومت پر آئے ہیں اُنھوں نے بھی نہیں لیا، ورنہ بعد میں وہ (انتقام) لیتے اگر اُن کا مسلک (اب بھی) وہ تھا تو معلوم ہوتا ہے کہ اُنھیں بھی اپنا مسلک بدلنا پڑا کہ واقعی باغیوں سے بدلہ نہیں لیا جا سکتا کیونکہ اُس میں وہ فساد پیدا ہوتا ہے جو قابو میں پھر نہیں آتا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے یہ تھی مسئلہ کی حیثیت سے کہ باغیوں سے انتقام نہیں لیا جائے گا اور ہمارے یہاں مسئلہ بھی یہی ہے اور اسی پر اجماع اور اتفاق ہے۔ یعنی اِس میں کسی امام کا بھی اختلاف نہیں کہ حنفی یہ فرما رہے ہیں مالک یہ فرما رہے ہیں شافعی یہ فرما رہے ہیں۔ احمدؒ یہ فرما رہے ہیں رحمہم اللہ الگ الگ باتیں نہیں بلکہ سب کا یہی مسلک ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کارروائی کی ہے وہی سب نے لی ہے اُنھوں نے ایک حکم دیا کہ جو جو آدمی ہتھیار ڈال دے بس اُس سے نہیں لڑنا جو بھاگ جائے اس کا پیچھا نہ کرو بھاگنے دو، جو زخمی ہو جائے گر جائے بس اُس کے بعد نہ مارو، اُس کی مرہم پٹی کر دو یہ احکام اُنھوں نے دیے کہ

باغیوں کے ساتھ یہ سلوک کیا جائے اَب باغیوں کے لیے یہی احکام ہیں اور یہ سب اجماعی ہیں اور زہریؒ بھی یہی کہتے ہیں کہ سب کا اجماع ہے اس بات پر کہ باغیوں سے انتقام نہیں لیا جائے گا جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے تھی، لیکن حضرت عائشہ، حضرت طلحہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہم ان حضرات نے انتقام کی کوشش کی کچھ گروپ مل بھی گیا اُن سے لڑے بھی یہ اور بصرہ پر قبضہ بھی کر لیا اور وہاں کا ایک بڑا آدمی حُکیم بن جبلہ جبکہ مارا بھی گیا، لیکن ایک آدمی نکل کر بھاگ گیا جو سرغنہ تھا لیڈروں میں تھا۔ بصرہ سے جانے والوں کے لیڈروں میں تھا وہ بھاگ گیا اور اُس کا قبیلہ بھی بگڑ گیا کہ اگر آپ نے ایسا کیا تو ہم پھر اُس کے ساتھ جو حمایتی قبیلہ تھا وہ بھی تو ان حضرات نے کہا کہ اگر آپ اس طرح انتقام لیں گے تو رہے گا کون جس سے آپ کو لڑنا نہیں پڑے گا۔ آپ اس سے بدلہ کے لیے ان سے لڑیں گے وہ چھ ہزار ماریں گے تو ہاتھ آئے گا اور پھر بھی ہاتھ نہ آیا اور وہ چھ ہزار نہ مارے گئے بلکہ آپ ہی مغلوب ہوگئے تو پھر کیا ہوگا یا ان چھ ہزار کی مدد کے لیے کوئی اور قبیلہ اُٹھ کھڑا ہوا پھر کیا ہوگا؟ اس طرح سے آپ فتنہ پر قابو پا سکیں گے یا نہیں؟ تو یہ اُنھوں نے مانا ہے کہ نہیں پا سکتے فتنہ پر قابو اُس وقت حضرت طلحہؓ شہید نہیں ہوئے تھے حضرت زبیرؓ بھی تھے۔ حضرت عائشہؓ بھی تھیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے جانے والے آدمی نے یہ گفتگو کی اور اُنھوں نے اِسے تسلیم کیا اور اپنی رائے سے رجوع فرمایا تو یہ لوگ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ محبّت کرنے والے تھے۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ پہنچے ہیں صِفّین میں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مقابلہ ہوا وہ بھی شام سے آگے بڑھ کر آئے ایک دریا آتا ہے اُس کے کنارے لڑائی ہوئی اُس جگہ کا نام صفّین ہے وہاں کئی مہینے پڑے رہے چھیڑ چھاڑ ہوتی رہی جیسے جھپٹ ہو جاتی ہے اس طرح سے، لیکن لڑائی پوری بھرپور نہیں ہوئی۔ بھرپور بالکل آخر میں ہوئی ہے کئی مہینے جب پڑے رہے تو اُس میں گفتگو ہوتی رہی سب کچھ ہوتا رہا۔ آخر لڑائی میں ایسا وقت آیا کہ کامیابی بالکل قریب تھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے گھوڑا منگوا لیا تھا کہ میں اس پر بھاگ جاؤں گا، لیکن ایک تو مجھے یہ شعر یاد آگیا وہ شعر پڑھتے تھے اُس کی وجہ سے میرے جذبات جو تھے وہ مضبوط ہوگئے میں جم گیا اور پھر دوسری تدبیر ہوگئی ساتھ ساتھ وہ یہ کہ اُنھوں نے حضرت معاویہ کے لشکریوں

نے) قرآن پاک بلند کیا اور یہ کہا کہ اب اِس کا فیصلہ مان لو اور جب اُنھوں نے یہ کہا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کچھ ساتھیوں نے یہ کہا کہ لڑائی جاری رہے اور کچھ نے کہا کہ نہیں بند ہو جانی چاہیے۔ اشتر کہتا تھا کہ ذرا سی دیر اور لڑ لو ذرا سی دیر اور لڑائی جاری رہے۔ (کیونکہ کامیابی قریب ہے) (حضرت علیؓ کے بعض ساتھی) کہتے تھے کہ نہیں، یہی لوگ جو مدّاح تھے اُن کے یہی کہنے لگے کہ اگر آپ نے لڑائی جاری رکھی تو ہم وہی کریں گے جو پچھلے خلیفہ کے ساتھ کیا آپ کو مار دیں گے تو (حضرت علیؓ) ایک مشکل میں پڑ گئے۔ پھر رائے یہی ہُوئی کہ لڑائی بند کر دو۔ کثرتِ رائے یہی ہُوئی ——————— ——————— جو لڑائی روک رہے تھے اُن میں بھی صحابی کوئی نہ تھا اور جو اصرار اس طرح کر رہے تھے شدّت سے اُن میں بھی کوئی صحابی نہیں تھے اور جو لڑائی جاری رکھنے کا کہہ رہے تھے وہ دو طبقے بن گئے ایک تو وہ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خلوص کے ساتھ رہے اُن کی نیت یہ تھی کہ ایسے ہو جائے کہ لڑائی جاری رہے بہت نفع ہو گا جیت جائیں گے فتح ہو گی اور ایک طبقہ وہ تھا جو اُن میں سے بالکل باغی بن گیا وہ خوارج ہیں اُنھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا کہ یہ کافر ہو گئے۔ وہ کہلاتے ہیں خوارج وہ کہلاتے ہیں نواصب وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف تھے۔ کیونکہ اُن (یعنی حضرت عثمانؓ) کے خلاف تو اصل میں اُٹھے تھے بغاوت تو انہی کے خلاف شروع کی تھی اُنھوں نے، وہ کہتے تھے کہ چھ سال وہ مُسلمان نہیں رہے اور حضرت علیؓ کو بھی کہتے تھے کہ جب اُنھوں نے مان لیا کہ فلاں اور فلاں آدمی فیصلہ کر دیں یعنی ابو موسیٰؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ جو فیصلہ کر دیں تو اُنھوں نے یہ ٹھیک نہیں کیا غلطی کی ہے اسلام سے نکل گئے اس چیز پر وہ آگے بڑھ گئے بہت زیادہ غلو کیا اُنھوں نے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں وہ باتیں کہتے تھے جو اُن کے اندر نہیں تھیں تو جیسے وہ ایک گروپ بن گیا تھا جو مصر سے آیا تھا۔ عبداللہ بن سبا کا وہ تعریفیں کرتا تھا۔ حضرت علیؓ کی اور وہ باتیں کہتا تھا تعریف میں جو اُن میں نہیں تھیں اور، یہ گروپ (خارجیوں کا) وہ باتیں کہتا تھا۔ بُرائی میں جو اُن میں نہیں تھیں تو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد حضرت علی رضی اللہ عنہ سُنایا کرتے تھے، فرمایا اُنھوں نے کہ تمہارے اندر دو طرح کی مشابہت ہے ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کہ یہودیوں نے اُن سے نفرت کی حتّٰی کہ اُن کی والدہ پر تہمت لگائی اور نصاریٰ نے محبّت کی حتّٰی کہ اُنھوں نے اس درجہ

بقیہ بر صد ۴۸

○ ۱۹ اکتوبر کو حضرت مولانا محمد موسیٰ صاحب روحانی بازی استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور دل کا دورہ پڑنے سے وفات پاگئے۔ اِنّا للہ واِنّا الیہ راجعون مولانا تمام زندگی درس و تدریس کی خدمات انجام دیتے رہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی خدمات کو قبول فرماکر آخرت کے بلند درجات نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ جملہ مرحومین کے لیے جامعہ میں قرآن خوانی کے بعد ایصالِ ثواب کیا گیا قارئین سے بھی درخواست ہے۔

○ جامعہ کے مدرس مولانا خالد محمود صاحب کی نانی صاحبہ ۲۱ اکتوبر کو ۹۰ برس کی عمر پاکر وفات پاگئیں انّا للہ و اِنّا الیہ راجعون مرحومہ بہت سادھی خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرماکر وہاں کے بلند درجات نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ: درسِ حدیث

میں پہنچا دیا اُنھیں جو اُن کا مقام نہیں تھا فرماتے تھے کہ میرے بارے میں دو قسم کے آدمی ہلاک ہو جائیں گے، ایک مُحِبِّ مفرط جو حد سے زیادہ محبت میں غلو کرتا ہے اور یُقَرِّظُنِی بِمَا لَیْسَ فِیَّ اور جو میرے میں نہیں ہے وہ میری تعریفیں کرتا ہے اور دوسرا مُبْغِضٌ یَحْمِلُہٗ شَنَآنِیْ عَلٰی اَنْ یَّبْهَتَنِیْ میرا بغض اُبھارتا ہے اُسے کہ میرے اُوپر بہتان باندھے تو وہ بھی برباد ہوجائے گا قیامت میں تو جواب دینا پڑے گا۔ یہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راہ پہ قائم رکھے ان حضرات سے صحیح محبت اور استقامت دے اور آخرت میں اُن کے ساتھ محشور فرمائے۔

اعلانِ داخلہ

المعراج الیکٹرو ہومیوپیتھی میڈیکل کالج پراسپکٹس فری جوابی لفافہ بھیج کر منگوالیں۔ کورس ڈی۔ای۔ایچ ایم، بی۔ای۔ایچ۔ایم، ڈی۔ڈی۔ایس۔سی۔ ڈاک کورس، طلبہ و طالبات داخلہ لے سکتے ہیں۔ دو طریقے اپنائے ہیں: (۱) ریگولر کلاسز (۲) بذریعہ خط و کتابت۔ تعلیم بذریعہ ڈاک۔

پتہ: ڈاکٹر خالد سعید مین بازار مالی پورہ لاہور

نوٹ: وفاق المدارس کے فارغ التحصیل علماء بھی داخلہ لے سکتے ہیں۔